جلد ۲۷ | مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ یوم چہارشنبہ مطابق یکم فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷

ترجمۂ قرآن کو قرآن نہیں کہا جا سکتا

الہ آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو۔پی اسمبلی نے دیہات سدھار کے ایک دیہاتی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا:۔

"انہیں اندھا دھند پرانے رسوم اور رواجات کی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ پہلے ان کو اچھی طرح جانچنا چاہیئے۔ اور پھر عمل کرنا چاہیئے۔ مثال کے ذریعہ یہ بات ذہن نشین کرتے ہوئے کہا:۔

"مرحوم کمال اتاترک نے اپنے ملک میں تمام پرانے رسوم و رواجات کو خیرباد کہدیا اتاترک نے عربی سے قرآن شریف کا ترجمہ ترکی زبان میں کرایا۔ اور وہی ترجمہ سکولوں میں پڑھایا گیا"

اس مرحلہ پر ایک مسلمان ایڈووکیٹ مسٹر محبوب عالم نے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے کہا:۔

"معزز لیکچرار صاحب اس رنگ میں ہمارے مذہب اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا ترجمہ قرآن نہیں کہلا سکتا۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ قرآن نہیں ہو سکتا"

ٹنڈن صاحب نے اس کے جواب میں کہا:۔

"قرآن شریف کا ترجمہ اگر بہت احتیاط سے کیا جائے۔ تو ترجمہ بھی قرآن ہی ہوتا ہے" اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی کہا کہ:۔

"میں کسی خاص مذہب پر نکتہ چینی نہیں کر رہا۔ بلکہ تمام مذاہب پر کر رہا ہوں۔ اور معقولیت کے ساتھ کر رہا ہوں"

مسٹر محبوب عالم کی جب اس سے تسلی نہ ہوئی اور انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔ تو بالفاظ اخبار "ملاپ" (۲۸ جنوری) "لوگوں نے انہیں جلسہ سے باہر نکال دیا۔ اور وہ ہاتھ ملتے ہوئے گھر کو روانہ ہو گئے"

مسٹر ٹنڈن نے قرآن کریم کے متعلق جو کچھ کہا۔ اس میں کہاں تک معقولیت پائی جاتی ہے۔ اور پھر اس پر ان کا اصرار کس قدر حق بجانب ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے سے قبل ہم اس سلوک کے خلاف اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو اس موقعہ پر ایک معزز مسلمان سے کیا گیا۔ اور یہی وہ طریق عمل ہے۔ جو ان صوبوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اکثریت کو ناقابل اعتماد قرار دے رہا ہے:۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ ٹنڈن صاحب کو اپنی تقریر میں پرانے رسوم اور رواجات ترک کرنے کی مثال تلاش کرتے ہوئے اتنی دور جانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اور وہ بھی ان دیہاتیوں کے لئے جنہوں نے ساری عمر میں شائد ان کے مونہہ سے پہلی دفعہ اتاترک کے الفاظ سنے ہوں۔ اور یہ معلوم ہی نہ ہو گا کہ وہ کون تھا۔ اور کیا کرتا تھا۔ پھر قرآن اور اس کے ترجمہ کے الفاظ بھی ان کے لئے مانوس نہیں ہو سکتے۔ ان کے سمجھانے کے لئے اور ان سے پرانے رسوم ترک کرانے کے لئے ایسی بیسیوں مثالیں مل سکتی تھیں جنہیں وہ بآسانی سمجھ سکتے۔ مثلاً ہندوؤں میں دختر کشی کی رسم۔ بیوگان کی دوسری شادی نہ کرنے کی رسم۔ مندروں پر کنواری لڑکیاں چڑھانے کی رسم۔ وغیرہ کا ذکر کر کے انہیں بتایا جا سکتا تھا۔ کہ جس طرح ہندوؤں نے ان رسوم کو چھوڑ دیا ہے اسی طرح بقیہ کو بھی چھوڑ دیں:۔

ان عام فہم باتوں کو چھوڑ کر ٹنڈن صاحب کا ترکی کے کمال اتاترک کا ذکر لے بیٹھنا ترجمہ کی مثال پیش کرنا۔ اور پھر ترجمۂ قرآن کو قرآن قرار دینے پر اصرار کرنا خواہ مخواہ شکایت پیدا کرنا ہے۔ مسلمان قرآن کریم کو خدا تعالٰی کا کلام یقین کرتے ہیں۔ اس طرح نہیں کہ خدا تعالٰی نے قرآن کریم کا مفہوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب میں ڈالا جسے آپ نے الفاظ کا جامہ پہنا دیا۔ بلکہ اس طرح کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ خدا تعالٰی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ایسی صورت میں کسی ترجمہ کو خواہ وہ کتنی ہی احتیاط سے کیا جائے۔ قطعاً قرآن نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ اسے خدا کا کلام سمجھا جا سکتا ہے:۔

مسٹر ٹنڈن کو جب ایک معزز مسلمان نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ فوراً اسے درست تسلیم کر لیتے۔ اور اپنی بات پر اصرار نہ کرتے:۔

دراصل اس وقت دنیا میں صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جس کا ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک شوشہ اسی طرح محفوظ ہے۔ جس طرح خدا تعالٰی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور انشاء اللہ قیامت تک محفوظ رہ کر اس بات کا ثبوت پیش کرتا رہے گا۔ کہ خدا تعالٰی کے دیگر خزانوں کی طرح یہ بھی ایک ایسا خزانہ ہے جس کے معارف و حقائق کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ کسی ترجمہ میں یہ بات کہاں پائی جا سکتی ہے۔ اصل قرآن کے مقابلہ میں وہ تو ایک ایسا قطرہ ہوتا ہے۔ جو کوئی انسان اپنے ظرف کے مطابق ایک وسیع سمندر سے حاصل کرتا ہے۔ پس قرآن وہی ہے۔ جو عربی زبان میں نازل ہوا۔ اور ان الفاظ میں نازل ہوا جن کی ترکیب و بندش کسی انسان کے حیطۂ اقتدار میں نہیں ہے۔ اور جو بے مثال ہے۔ کسی ترجمہ کو نہ یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ اسے

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کے علاوہ پیچش کی بھی شکایت ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی امۃ اللطیف کو ابھی بخار ہے دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادگان شاہد احمد اور حامد احمد اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب اچھے ہیں۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب جنہوں نے حال میں عارضی طور پر نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت تالیف و تصنیف کا چارج لیا تھا۔ اب پھر نظارت بیت المال میں واپس آگئے ہیں اور انہوں نے نظارت بیت المال کا چارج لے لیا ہے۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی بطور جائنٹ ناظر بیت المال کام کریں گے

مقامی دفاتر اور مدارس میں کل بوجہ یوم الحج اور اس کے دو دن بعد عید الاضحیٰ کی تعطیل ہوگی۔

غیر مسلم اصحاب کے لئے یوم التبلیغ

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ یہ اتوار کا دن ہے۔ اس لئے سرکاری ملازموں کو بھی تعطیل ہوگی۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو سرگرمی کے ساتھ یوم التبلیغ منائیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ دفتر نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے ٹریکٹ شائع کئے جائیں گے۔ وہ مناسب تعداد میں منگوائیں اور غیر مسلم اصحاب میں عمدگی کے ساتھ تقسیم کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

عالم گڑھ (ضلع گجرات) کے دو احمدیوں پر حملہ

جماعت احمدیہ عالم گڑھ ضلع گجرات کے پریذیڈنٹ میاں سخی محمد صاحب اور میاں رستم علی صاحب گاؤں کی مسجد سے جہاں احمدی ہمیشہ سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ۲۱ جنوری کو نماز عصر کے بعد اپنے گھر کی طرف آرہے تھے۔ کہ چند غیر احمدیوں نے سوچے سمجھے ہوئے منصوبہ کے ماتحت حملہ کر دیا۔ اور ہمارے ان دونوں دوستوں کو سخت مجروح کیا۔ جن کی جان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ مخالفین نے جان لینے میں کوئی کمی نہیں کی۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خصوصاً باادب گزارش ہے۔ کہ دعا فرمائی جائے۔ مولےٰ کریم ان کو صحت عطا فرمائے۔ نیز مخالفین کو ہدایت بخشے۔

استغاثہ عدالت میں دائر کر دیا گیا ہے۔ سخی محمد صاحب نے سخت مجروح ہونے کے بعد دوران ملاقات میں کہا دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم کو سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اس سے بھی بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق دے۔ ہم نے محض جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے سب تکلیف اٹھائی ہے۔ اور آئندہ بھی تیار ہیں انشاء اللہ

مرزا محمد حسین احمدی فتح پور ضلع گجرات

احباب جماعت کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری

تحریک جدید کے گزشتہ چار سالوں میں اب بھی چندہ دیکر شمولیت اختیار کی جاسکتی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کمال شفقت و نوازش فرما کر احمدیہ جماعت کو یہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگ جو کسی نہ کسی وجہ سے گزشتہ سالوں میں تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے۔ خواہ وہ ایسے ہوں جنہوں نے پانچوں سالوں میں حصہ نہیں لیا۔ یا ایسے ہوں۔ کہ ان میں سے ایک شخص نے پہلے سال حصہ لیا اور دوسرے تیسرے اور چوتھے سال حصہ نہیں لیا۔ مگر اب پانچویں سال اس نے حصہ لے لیا۔ یا ایک شخص نے چوتھے اور پانچویں سال میں تو حصہ لے لیا ہے۔ مگر پہلے دوسرے تیسرے سال میں حصہ نہیں لیا۔ یا پہلے دوسرے تیسرے سال میں تو حصہ لیا۔ مگر چوتھے اور پانچویں میں حصہ نہیں لیا۔ یا پہلے سال میں تو حصہ لیا مگر دوسرے میں نہیں لیا۔ اور تیسرے چوتھے میں بھی لیا اور اب پانچویں میں بھی لیا ہے۔ مگر دوسرے میں نہیں لیا۔ ایسے تمام احباب کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محض رحم فرما کر یہ اجازت عطا فرما دی ہے۔ کہ وہ ۱۰ فروری تک اپنے وعدے بھیجدیں۔ پس جنہوں نے تحریک جدید کے کسی نہ کسی سال میں حصہ نہیں لیا۔ مگر تحریک جدید کی اہمیت واضح ہو جانے پر ان کے ایمان کی چھپی ہوئی چنگاری ان کو مجبور کر رہی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شامل ہوں۔ ایسے تمام لوگ بھی ۱۰ فروری تک پانچویں سال کے چندے کے ساتھ اپنے گزشتہ سالوں کے وعدے کر سکتے ہیں۔ لیکن ۱۰ فروری کے بعد پانچہزار کی فوج میں کسی اور کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

حضور کا یہ ارشاد شائع ہو چکا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ عید کے دن ہی قربانیوں والا خطبہ تمام جماعتوں میں سنایا جائے۔ اور دوستوں سے وعدے لئے جائیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جماعت ہائے ضلع مظفر گڑھ ملتان ڈیرہ غازیخان کو اطلاع

مولوی عبد اللہ خان صاحب اختر جتوئی احمدی مجاہد ملک ملایا سے واپس آکر اپنے وطن جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں کافی عرصہ کے بعد جا رہے ہیں۔ وہ اپنے واقف دوستوں اور عزیزوں سے ملاقات کے لئے مختلف مقامات پر جائیں گے۔ اور یہ بھی امکان ہے کہ بعض ان احمدی جماعتوں میں بھی جا سکیں۔ جو ان کی راہ میں یا مقامات دورہ سے قریب واقع ہوں۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ ملایا۔ سنگاپور و دیگر ملایا سٹیٹس کے حالات اور وہاں کی تبلیغی سعی کے حالات ان سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور احمدی جماعت کی تبلیغی جدوجہد کی ایک مثال دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان کو واقف کر سکتے ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اعلان تعطیل ۳۱ جنوری کو بوجہ یوم الحج اور یکم فروری کو بوجہ عید الاضحیٰ دفاتر الفضل میں چونکہ تعطیل رہے گی۔ اس لئے یکم اور ۲ فروری کو اخبار شائع نہیں ہوگا (منیجر)

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۷۰) قسم کا کفّارہ

فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ۔ فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام (مائدہ) یعنی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس فقیروں کو کھانا کھلائے۔ یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے۔ یا ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن جس کو کسی بات کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ تین روزے رکھ لے۔ یہاں اگر حساب کیا جائے۔ تو تینوں کفاروں میں عجیب فرق نظر آتا ہے۔ دس فقیروں کا کھانا ایک روپیہ کا ہوتا ہے دس مسکینوں کو اگر فی نفر ایک چادر اور ایک کرتہ بھی دیا جائے۔ تو دس روپیہ اور غلام کی قیمت سینکڑوں روپے تک پہنچتی ہے۔ سو ان کفاروں کی قیمت کا تفاوت دیکھ کر کون ہے۔ جو ایک روپیہ کا کھانا چھوڑ کر ہزار روپیہ کا غلام آزاد کرے گا۔ پھر تو کھانا ہی کفارہ بن جائے گا۔ باقی کا نام ہی کیوں لیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ یہ تین کفارے تین مختلف قیمتوں کے ہیں۔ ایک ادنےٰ ایک اوسط۔ ایک اعلےٰ۔ اس لئے یہ غریبوں اور متوسط درجہ کے لوگوں اور امراء کے کفارے ہیں۔ امیر کو جائز نہ ہوگا۔ کہ صرف دس مساکین کو کھانا کھلا کر فراغت حاصل کرلے۔ وہ غلام آزاد کرے گا۔ اسی طرح اوسط درجہ والا کپڑے دے گا۔ نہ کہ کھانا۔ کھانا تو غریب آدمی کے لئے ہے۔ اگر سب کھانا ہی قبول کرلیا جائے۔ تو باقی دو کفارے بالکل بے معنی ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کی قیمت میں اتنا فرق ہے۔ کہ پھر کوئی بھی ان کو ادا نہ کرے گا۔

(۳۷۱) قرآن میں مسروقہ قصے نہیں

ایک اعتراض کفار نے یہ کیا تھا کہ قرآن مجید اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں سے پوچھ پوچھ کر لکھ لی ہیں۔ اور صبح شام سنائی جاتی ہیں۔ اس کا کیا لطیف جواب قرآن نے دیا ہے۔ کہ اگر لوگوں سے سن سن کر اور پوچھ پوچھ کر یہ قرآن بنالیا ہے۔ تو پھر اس میں غیب کی پیشگوئیاں کیوں ہیں۔ قصے تو لوگوں نے بتا دیئے۔ مگر علم غیب جسے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اس میں کہاں سے آگیا۔ اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملی علیہ بکرۃ و اصیلا قل انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض (فرقان)

(۳۷۲) رعایا سب برابر ہے

ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا یستضعف طائفۃ منھم (قصص) فرعون کی پالیسی یہ تھی۔ کہ اس نے بے انصافی کرکے رعایا کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا تھا خصوصاً بنی اسرائیل کو کمزور کر دیا تھا۔ یہ بات اسلامی سیاست میں ناجائز ہے۔ کہ رعایا میں بعض کے حقوق دوسروں کی نسبت فائق ہوں۔ اور بعض کو مثلاً اس طرح کمزور کر دیا جائے۔ کہ ان کو عام عہدے نہ ملیں۔ یا ان پر بیگار ہو یا تعلیم کے موقعے نہ دیئے جائیں۔ یا بعض لوگوں کو بعض سزاؤں سے معافی ہو۔ اسلام کے سوا باقی اکثر قوموں نے یہی غلطیاں کی ہیں۔

(۳۷۳) موسےٰ کی کشش

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ القیت علیک محبۃ منی میں نے تجھ میں اپنی محبت کی ایک کشش رکھدی ہے۔ سو یہی کشش تھی جس کی وجہ سے فرعون کی بیوی نے انہیں دیکھتے ہی اپنے خاوند سے کہدیا۔ کہ قرۃ عین لی ولک لا تقتلوہ عسےٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدًا (قصص) یہ تو مجھے بہت ہی پیارا لگتا ہے۔ اسے نہ مارنا۔ بلکہ میں تو اسے بیٹا بنا لوں گی۔ حقیقۃً یہی وہ کشش ہے جس کی وجہ سے انبیاء پر لوگ پروانہ وار گرتے ہیں۔ اور ان کے عشق میں اپنا سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں

(۳۷۴) حنیف کے معنے

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے لئے قرآن میں حنیف کا لفظ بکثرت آیا ہے اس کے لغوی معنے ہیں ایسا آدمی جس کے پیر یا در قدا ٹیڑھے ہوں۔ جیسے بعض بچے مڑے ہوئے پیروں والے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور وہ خبیب چلنے لگتے ہیں۔ تو سیدھا نہیں چل سکتے۔ ایک رخ کو ترچھے ہو کر چلتے ہیں۔ اس مناسبت سے حنیف کے معنے ہوئے "شرک سے بیزار۔ خدا کا فرمانبردار" اس لفظ کے معنوں میں صرف خدا کی طرف ہی یکسوئی اور توجہ نہیں پائی جاتی۔ بلکہ شرک اور بُت پرستی کی طرف سے ہٹنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔

(۳۷۵) مختلف عدّتیں

از روئے قرآن مجید غیر مدخولہ عورت کی کوئی عدت نہیں۔ خواہ خاوند مر جائے۔ یا طلاق دے۔ مدخولہ کی حسب ذیل عدتیں ہیں خاوند کی موت کے بعد:۔ (۱) اگر حمل نہ ہو تو چار ماہ دس دن۔ (۲) حمل ہو۔ تو وضع حمل تک خواہ دوسرے دن بچہ پیدا ہو جائے۔ طلاق والی کی عدت:۔ (۱) حیض والیوں کے لئے تین حیض (۲) بے حیض والیوں کے لئے تین ماہ۔ (۳) حمل والیوں کے لئے تا وضع حمل خواہ جلد ہو۔ یا بدیر۔

(۳۷۶) عبادت کی بنیاد فائدہ و نقصان ہے

اللہ تعالےٰ نے بار بار اپنی عبادت اور غیر اللہ سے بیزاری کے لئے یہ دلیل دی ہے کہ ہر انسان فائدہ حاصل کرنا اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کا بندہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوائے اس مالک حقیقی کے نفع و نقصان پر قادر کوئی اور ہستی نہیں ہے۔ اس لئے شرک بھی حرام ہے۔ کیونکہ وہ وضع الشیٔ فی غیر محلہ ہے۔ اس میں ان وجودوں کی عبادت کرنی پڑتی ہے۔ جو نہ نفع کے مالک ہیں۔ نہ ضرر کے۔ پس دین کے تمام کاروبار کی بنیاد نفع نقصان کا مسئلہ ہے نفع حاصل کرنے کے لئے اور ضرر سے بچنے کے لئے ہم مجبور ہیں۔ کہ توحید۔ اور دین اسلام کو اختیار کریں۔ ورنہ تباہی ہے۔ ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک من الظٰلمین (یونس)

(۳۷۷) رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

بہت لوگ اس فکر میں مبتلا نظر آتے ہیں کہ معلوم نہیں ہمارا خدا ہم سے راضی بھی ہے یا نہیں۔ کئی دفعہ ایسا سوال میرے سامنے بھی پیش ہوا۔ میں نے تو یہی جواب دیا۔ کہ اس کے جواب کے لئے اپنے دل کو دیکھ لو۔ اور اسے پوچھ لو۔ کہ کیا تو خدا سے راضی ہے۔ اور اس کی ہر تقدیر پر خوش ہے اگر وہ خدا سے راضی نہیں بلکہ کہتا ہے۔ کہ فلاں تنگی کی وجہ سے فلاں بیماری کی وجہ سے۔ فلاں موت کی وجہ سے۔ فلاں مصیبت کی وجہ سے مجھے خدا کی شکایت ہے۔ اور میرا دل سے اس پر راضی نہیں ہوں۔ تو سمجھ لے کہ خدا ابھی راضی نہیں ہے۔ جب تک تمہیں خدا کی کوئی شکایت بھی باقی ہے تب تک رضا میں بھی شک ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کیوں ہوگئے؟ اس لئے کہ وہ رضوا عنہ ہوگئے تھے

شذرات

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات ایسے جامع وعالمگیر ہیں۔ کہ ہر سال اپنی صداقت کا جلوہ دکھاتے رہتے ہیں۔ ازانجملہ مندرجہ عنوان الہام۔ جس کے بعد ہم شاہد ہیں کہ کوئی سال بالعموم کوئی بہار کا موسم نہیں گزرتا۔ جو دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں زلزلہ کا دھکا نہیں لگتا یا غیر معمولی تباہی نہیں پڑتی۔ ۱۵ جنوری کے بعد موسم بہار شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ باغوں میں جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے۔ کہ جنوری کے دوسرے عشرے میں شگوفے پھوٹنے لگتے ہیں۔ اور بعض درختوں پر (مثلاً آڑو۔ ناشپاتی۔ لوکاٹ) پھول اپنی بہار دینے لگ جاتے ہیں۔ اسی موسم میں پچھلے دنوں اخبارات میں ۲ بجے رات زلزلہ کے دھکے کی خبر پنجاب کے اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ دوسری دنیا میں ایک سخت تباہی انگیز زلزلہ آیا ہے۔ تار ملاحظہ ہو۔ شانتی آگو (چلی جنوبی امریکہ) ۲۴ جنوری مصدقہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ سرکاری تخمینہ کے مطابق زلزلہ سے ۱۵ ہزار کے قریب (بعد میں یہ تعداد ۳۰ ہزار تک بتلائی گئی ہے) آدمی ہلاک ہو گئے ہیں چیلان کا شہر بالکل تباہ ہو گیا ہے اس کی آبادی ۴۰ ہزار تھی۔ (پرتاپ) اور چلی میں ۱۵ ہزار انسان لقمۂ اجل ہوئے۔ زلزلہ نے ایک سو پچاس میل تک تباہی مچائی۔ بیس شہر بالکل تباہ ہو گئے۔ چیلیا میں ۱۰ ہزار ہلاک ہوئے (بعد میں ۱۵ ہزار (زمیندار ۲۸ جنوری) (۲۷ جنوری کا تار) تمام چیلیا میں صرف چار مکان رہے۔ باقی تمام ہمکنار زمین ہو گئے۔ (ب) غیر سرکاری اطلاع ہے کہ مقام کنسپشن میں دو ہزار آدمی زلزلہ سے ہلاک ہوئے۔ آخری تار۔ پرتاپ لرزہ خیز تباہی کے زیر عنوان لکھتا ہے۔ ۳۰ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے اور ۵۰ ہزار زخمی۔ کئی دیہات بالکل تباہ ہو گئے۔ کئی سڑکیں بند ہو گئیں۔ تقریباً ۱۵ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ امداد کے لئے ۴ کروڑ پونڈ کی تجویز ہے گویا اتنا نقصان ہوا تفصیلات ابھی نہیں آئیں۔ لیکن صرف یہی خبر دہشت اثر سنکر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آیت وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا پر غور فرمایا جائے۔ اور اس پاک ہستی کے زیر سایہ آنے کی اہمیت کو محسوس کیا جائے جس نے یہ غیب کی خبریں آج سے کئی سال پہلے تحدی کے ساتھ شائع فرمائیں۔ اور لکھا کہ اے جزائر کے رہنے والو تم بھی امن میں نہیں۔ میں آبادیوں کو ویران ہوتے اور شہروں کے مکانات گرتے دیکھ رہا ہوں۔ قرآن مجید میں اس زمانے کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے کہ اذا زلزلت الارض زلزالها۔ اور فرمایا یوم ترجف الراجفة۔ یعنی اس کثرت سے زلزلے آئیں گے۔ کہ زمین کا نام ہی راجفہ یعنے کانپنے والی پڑ جائیگا پس مبارک ہیں وہ جو امن کے شہزادے کی روحانی رعایا بن جائیں۔ جو فرماتا ہے۔ ع

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود

”پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن“

دوسرا الہام ”پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن“ میں اپنے کئی مسلسل مضامین میں یہ دکھا چکا ہوں۔ کہ اس کے مطابق ہر سال بہار کے موسم میں غیر معمولی برف باری ہوتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی اس کی ابتدا ہو گئی ہے۔ زمیندار انگلستان میں ہولناک برف باری کے عنوان سے لکھتا ہے۔ لنڈن ۲۶ جنوری انگلستان کے طول وعرض میں شدید برف باری ہو رہی ہے۔ ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ سڑکوں پر چھ چھ فٹ برف جم رہی ہے ۲۷ جنوری کے تار میں بعنوان انگلستان کے طول وعرض میں شدید برف باری لکھا ہے کہ برف باری کا سلسلہ جاری ہے۔ یارکشائر۔ ٹرائنکس۔ ایسٹ اینگلیا میں نسبتاً زیادہ برف پڑی ہے۔ مغربی ممالک ہی میں یہ حال نہیں ہے بلکہ افغانستان کی خبر ہے کہ شدید برفباری ہوئی ہے۔ ان دنوں کابل کا درجہ حرارت ۸ ڈگری فارن ہیٹ ہے (شان ۲۴ جنوری) اور کوہستان گال۔ درہ دامانی میں شدید برف باری ہوئی۔ برف پگھلا کر پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ (مری) ۲۶ جنوری گزشتہ دو روز زبردست برفباری ہوئی شدت کی سردی ہے مطلع صاف ہے (پرتاپ) مردان ۲۷ جنوری۔ پشاور کے گرد و نواح میں بھاری برف باری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ تمام پہاڑ برف سے ڈھکے پڑے ہیں۔ پرتاپ ۳۰ جنوری

غرض مشرق ومغرب میں اس الہام کی صداقت ظاہر ہونی شروع ہو گئی ہے۔

فیہ شفاء للناس

اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں شہد کی نسبت فرماتا ہے کہ شہد کی مکھیاں شہد کو ہماری وحی کے مطابق ہر قسم کے ثمرات کے رس سے بناتی ہیں۔ اور اسمیں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اور یہ ہماری قدرت کا ایک نشان ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ شہد کتنی بڑی خدا کی نعمت ہے۔ جوں جوں زمانہ علوم میں ترقی کرتا جاتا ہے شہد کی نسبت جو کچھ کلام ملک العلام میں آیا ہے۔ اس کی تصدیق ہو کر ایمان بڑھتا ہے۔ چنانچہ شہد کی نسبت آریہ اخبار پرکاش ۲۹ جنوری میں ایک مضمون ”شہد کے فوائد“ کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ طبی نقطۂ نگاہ سے اس کے فوائد بے شمار ہیں“۔ (۲) ”اگر شہد کو خوراک کا ایک ضروری جزو بنا لیا جائے تو اس سے صحت عامہ ترقی کرے گی“۔ (۳) ”شہد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ ہر عمر اور ہر موسم میں نہایت زود ہضم ثابت ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ پہلے درجہ کا مصفی خون ہے۔ اور معدہ کے اندر پہونچتے ہی خون کی نالیوں میں چلا جاتا ہے۔ بچوں بوڑھوں اور نوجوانوں کے لئے یکساں مفید ہے“ (۴) امریکہ کے مشہور ومعروف ڈاکٹر جے۔ ایچ کیلاگ اپنی کتاب New Dietetics میں لکھتے ہیں کہ طویل عرصہ کے بیماروں مثلاً تپ محرقہ اور نمونیہ میں جبکہ مریض کا ہاضمہ خراب اور دل کمزور ہوتا ہے۔ اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ سکاٹ لینڈ کے ایک نامور ڈاکٹر کہتے ہیں۔ میں نے ایسے سینکڑوں معدے کے مریضوں پر تجربہ کیا وہ صحت یاب ہو گئے۔ دل کی کمزوری کے لئے تو اکسیر ہے۔ قبض دائمی والوں اور بلڈ پریشر (خون کے دباؤ) میں گرفتاروں کے لئے مجرب علاج ہے۔ جب کوئی تازہ تکان محسوس کرے۔ تو گرم پانی میں ملا کر پینے سے فرحت حاصل ہو گی۔ اور تازہ دم ہو جائے گا۔ کسی خاص حصۂ جسم میں درد ہو تو شہد کی مالش بہت فائدہ دے گی۔ بچوں کو دودھ میں ملا کر پلاتے رہیں تو ان کے اعضا طاقتور ہو جاتے ہیں۔ یہ شہد چھ ہزار پھولوں کے رس سے ایک پونڈ تک تیار ہوتا ہے۔ اور ۲۴ لاکھ مکھیاں اسے چھتے میں جمع کرتی ہیں۔

قرآن مجید میں ہے کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللاً یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ان فی ذالک لاٰیة لقوم یتفکرون مسلمانوں سے بڑھ کر تفکر کرنے والی کون قوم ہو سکتی ہے یا ہونی چاہئیے۔ کیا اچھا ہو کہ مسلمان دیہاتی مسلمان اس نعمت ربانی کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لئے شہد کی مکھیوں کو پالیں۔ اور خالص سے خالص شہد حاصل کر کے نہ صرف خود مالی وجسمانی فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ دوسری مخلوق کو بھی فائدہ پہونچائیں نیوزی لینڈ پنجاب کے دو تین ضلعوں کے برابر مشکل ہو گا۔ وہاں سے دو کروڑ روپے کا شہد ہر سال

بیرونی ممالک میں تبلیغ

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل اپنی حال کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالےٰ پچاس کے قریب افراد کو تبلیغ کی گئی جن میں سے بعض لوگ سو سو دو دو سو میل دور رہنے والے بھی تھے۔ ان میں سے ایک پاڈنگ کا رہنے والا تھا۔ یہاں کے راجہ کی فیملی کے ایک فرد نے خدا کے فضل سے بیعت کر لی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ احمدی خاتون نے راجہ کی بیوی اور دیگر مستورات کو تبلیغ کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے نیک اثر پیدا ہوا اور انشاء اللہ نیک نتیجہ بھی پیدا ہو کر رہے گا۔

اس عرصہ میں اچانک مجھے Tebing Tinggi جانا پڑا اور وہاں Sidahmanith گیا۔ جہاں کے قاضی سے ملاقات کر کے خوب تبلیغ کی۔ وہ احمدیت سے خاص طور پر متاثر ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے ہدایت دے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے غیر احمدیوں کو تبلیغ کا موقعہ ملا Tebing Tinggi کے راجہ سے بسبب ان کی علالت ملاقات نہ ہو سکی۔

اسی سفر میں ایک عیسائی پادری سے مباحثہ ہوا۔ مضمون زیر بحث الوہیت مسیح اور قضیہ صلیب مسیح تھا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر پڑا۔ آئندہ کا مضمون "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت ہے"

علاوہ تبلیغ بذریعہ خطوط کے ایک عیسائی اخبار کے مضمون کا جواب بعنوان "کیا واقعی یسوع خود صلیب پر مرنا چاہتا تھا" لکھ کر اپنے مجلہ "اسلام" کو بھجوایا گیا۔

اس عرصہ میں ایک اور کامیابی ہوئی وہ یہ کہ یہاں کے راجہ نے اپنے قاضی کو حکم دیا ہوا تھا۔ کہ احمدیوں کا نکاح مت پڑھاؤ۔ گورنمنٹ نے اسلامی امور کا انتظام راجہ کے سپرد کیا ہوا تھا۔ اس لئے احمدیوں کے لئے سخت دقت تھی۔ میں نے یہاں کے افسروں سے مل کر نکاح پڑھانے کی اجازت تو لے لی۔ مگر ہمیں وہ حقوق حاصل نہ تھے۔ جو دوسروں کے قاضی نکاح کے لئے سند و اجازت ملنے سے ہو سکتے ہیں۔ اب خدا کے فضل سے گورنمنٹ نے احمدیوں کے لئے مجھے قاضی مقرر کر دیا ہے۔ اور ہمارے نکاح پڑھانے کی وہی قدر اور حقوق ہیں جو دوسرے قاضیوں کو حاصل ہیں۔

سیرالیون میں تبلیغ احمدیت

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سیرالیون اخلاص اور تعداد میں بتدریج ترقی کر رہی ہے۔ خاکسار کو سیرالیون میں آئے ہوئے ۱۴ ماہ کا عرصہ گزرتا ہے میری آمد سے پہلے اس ملک میں صرف دو احمدی تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسوقت جماعت کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ ہے۔ اور مندرجہ ذیل چار مقامات پر جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ (۱) فری ٹاؤن (۲) روکوپر (۳) کامبا (۴) کامبیا۔ سب سے بڑی جماعت روکوپر کی ہے۔ جہاں ہم نے دو ماہ سے ایک پرائمری سکول کھول رکھا ہے طلباء کی تعداد ۲۷ ہے۔ جو لوکل مسیحی سکول کے طلباء کی تعداد سے قریباً تین گنا ہے۔ بچوں کو یسرنا القرآن انگریزی۔ با ترجمہ نماز اور اسلامی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ روکوپر کی جماعت کے مخلص ترین ممبر الشیخ عبداللہ امام مسجد ہیں۔ صبح و شام مسجد میں قرآن کریم اور حمامۃ البشریٰ کا درس دیا جاتا ہے۔ عیدالفطر کے موقعہ پر ارد گرد کے علاقوں سے غیر احمدی دو ہزار کی تعداد میں روکوپر جمع ہوئے اور میری اقتدا میں نماز عید ادا کی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے پورے اہتمام کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ کی۔ جس کے نتیجہ میں ارد گرد کے علاقوں کے غیر احمدی بھی مخالفت سے رک گئے ہیں۔ فالحمدللہ علےٰ ذالک۔ احمدیہ سکول روکوپر بھی احمدیت کے پھیلنے کا نہایت عمدہ ذریعہ بن رہا ہے بعض طلباء کے والدین سکول کی وجہ سے احمدیت کے قریب آ گئے ہیں۔ اور دو بچوں کے والد جو دو علیحدہ علیحدہ گاؤں کے امام اور چیف ہیں۔ احمدی ہو گئے ہیں۔ میں عنقریب ان دو نو گاؤں کا دورہ کروں گا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ اور لوگوں کو بھی حق کی قبولیت کی توفیق مل جائے گی۔ اور سیرالیون میں احمدیہ جماعتوں کی تعداد چھ تک پہنچ جائے گی۔

فری ٹاؤن کی جماعت بھی اخلاص اور تعداد میں ترقی کر رہی ہے۔ عیدالفطر کے موقعہ پر جماعت فری ٹاؤن کا فوٹو لیا گیا۔ جو انشاء اللہ العزیز اخبار سنرائز لاہور میں شائع ہونے کے لئے بھیجا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمیں بعض پر جوش احمدی مل گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے فری ٹاؤن میں احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ مسٹر عمر جاہ جو بحیثیت ترجمان میرے بازو ہیں۔ سیرالیون کے پہلے افریقن مبلغ مقرر ہوئے ہیں۔ جماعت کامبا زیادہ تر آپ کی تبلیغی کوشش کے نتیجہ میں قائم ہوئی ہے۔ یہ جماعت بیس سے زیادہ اشخاص پر مشتمل ہے۔ اور سیرالیون کی مخلص ترین جماعت ہے۔ گاؤں کے چیف جن کا نام مکرا بائی ہے۔ خود ہی مسجد کی امامت کراتے ہیں۔ اور مخلص ترین احمدیوں میں سے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تمام نومبایعین کی استقامت اور سارے سیرالیون میں احمدیت کے جلد پھیلنے کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اشاعت کتب کے متعلق نظارت تالیف و تصنیف کا اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے متعدد مرتبہ یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ کوئی دوست بغیر منظوری اور نظر ثانی کئے جانے کے کوئی کتاب از خود شائع نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح بعض ایسی غلط باتیں شائع ہونے کا امکان ہے۔ جو سلسلہ اور اسلام کی روایات کے خلاف ہوں لیکن باینہمہ بعض دوست اس امر کی پرواہ نہیں کرتے جس پر مجبوراً نظارت کی طرف سے ایسی کتاب کی اشاعت کو روکنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح اس کتاب کے لکھنے والے اور شائع کرنے والے ہر دو صاحبوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ پس احباب کا یہ نہایت ہی ضروری اور اہم فرض ہے۔ کہ وہ کسی کتاب یا رسالہ کی اشاعت سے قبل نظارت ہذا سے اس کے متعلق اجازت اور منظوری حاصل کر لیا کریں۔ نظارت اس کے متعلق سلسلہ عالیہ کے کسی عالم سے نظر ثانی کرانے کا انتظام کر دیتی ہے۔ اور اس طرح اگر کتاب میں کوئی بات خلاف اسلام یا خلاف سلسلہ ہو تو اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔ اور اس سے کتاب کی حیثیت بھی یقیناً بڑھ جاتی ہے لیکن جو دوست اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں ان کی کتاب میں بعض باتوں کے قابل اعتراض ہونے کی وجہ سے اس کی اشاعت کو مجبوراً بند کرنا پڑتا ہے۔ تو اس نقصان کی ذمہ واری کلیۃً انہیں پر وارد ہوتی ہے۔ کہ جنہوں نے نظارت سے منظوری حاصل کرنے میں تساہل اور لاپرواہی سے کام لیا۔ اور سلسلہ کے ایک نظام کی پابندی نہ کی۔ پس دوستوں کو اس کے متعلق بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان۔

نوماہی بجٹ کو پورا کرنے والی جماعتیں

مالی سال حال کی تیسری سہ ماہی ۳۱ جنوری ۳۹ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس کے اختتام پر دفتر ہذا کی طرف سے ان تمام جماعتوں کی فہرست جو نو ماہ کا چندہ پورا کر دینگی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد اخبار میں شائع کی جائیگی پس جن جماعتوں کے ذمہ بقایا ہوں۔ انہیں چاہئے کہ پوری محنت اور تندہی سے کوشش کر کے ۳۱ جنوری تک اپنے بجٹ پورا کر دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت مبارک میں انکے نام برائے دعا پیش کئے جا سکیں۔ چونکہ چندہ جلسہ سالانہ بھی اب مستقل اور لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اسلئے

اہم ملکی معاملات

یوم آزادی کس طرح منایا گیا

۲۶ جنوری کو کانگرس نے ہندوستان میں یوم آزادی منایا۔ جلوس نکالے گئے۔ قومی جھنڈے لہرائے گئے۔ بندے ماترم کے نعرے لگائے گئے۔ اور حلف نامہ آزادی کو مجمعوں میں دہرایا گیا۔ آزادی کے متلاشیوں نے بعض مقامات پر کالج اور سکول جبراً بند کرانے کی کوشش کی۔ کہیں کہیں فسادات بھی ہوئے۔ چنانچہ راولپنڈی گیا۔ الہ آباد۔ جالندھر۔

اس موقع پر سب سے زیادہ ہنگامہ آرائی کالجوں اور سکولوں کے ہندو طلباء نے کی۔ اور راولپنڈی میں ان کی سینہ زوری حد سے بڑھ گئی۔ ہندو اخبارات میں جو حالات چھپے ہیں۔ ان سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ مقامی سٹوڈنٹس یونین نے اعلان کر رکھا تھا۔ کہ جو سکول یا کالج کھلا ہوگا۔ اس پر پکٹنگ کیا جائیگا۔ اسلامیہ سکول چونکہ کھلا تھا۔ اس پر پکٹنگ لگا دیا گیا۔ اور پھر بہت بڑا ہجوم کانگرس سوشلسٹ والنٹیرز کورز کی سرکردگی میں اسلامیہ سکول میں جا پہنچا اور لوگ نعرے لگاتے رہے۔ ہیڈ ماسٹر سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ سکول کی گراؤنڈ سے یونین جیک اتار دیں۔ مگر انکار کر دیا گیا۔ اس پر ایک یونین جیک منگا کر وہاں جلایا گیا۔ اور مخالفانہ نعرے لگائے گئے۔ ایک دوسرے پر خشت باری بھی کی گئی۔ جس سے کچھ لوگ زخمی ہوئے۔

آریہ سماجیوں کا حیدرآباد ڈے

۲۲ جنوری کو پنجاب کے مختلف مقامات میں آریہ سماجیوں نے "حیدرآباد ڈے" منایا۔ یعنی جلسے منعقد کر کے حضور نظام اور ان کی حکومت کے خلاف تقریریں کی گئیں۔ حیدرآباد میں قانون شکنی کرنے کے لئے والنٹیرز بنائے گئے۔ اور روپیہ جمع کیا گیا دہلی۔ لکھنؤ اور بریلی وغیرہ میں ہندو مسلمانوں میں خونریز فسادات ہوئے۔ قادیان کے ان آریوں اور سکھوں نے بھی اس تحریک میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ جو احرار کے ملجاو ماوا بنے ہوئے ہیں اور جن کے بل بوتے پر احراری نمائندہ، ملاعنایت اللہ نے ڈیفنس کمیٹی بنا رکھی ہے اور آئے دن اس کی آڑ میں جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

احرار کے ان آریہ اور سکھ دوستوں نے اپنے "حیدرآباد ڈے" کے جلسہ کی جو روئداد آریہ اخبارات میں شائع کرائی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "ہندو اور سکھ آریہ سماج مندر میں اکٹھے ہوئے اور متفقہ ریزولیوشن پاس کر کے حکام ریاست اور اخبارات کو بھیجے گئے۔ ستیہ گرہ کمیٹی کو یقین دلایا گیا۔ کہ بوقت ضرورت ہندو ہر ممکن امداد دینے سے کوتاہی نہ کریں گے۔"

وزیرستان کے حالات پر تبصرہ

حکومت ہند نے ایک تازہ سرکاری اعلان میں حالات وزیرستان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

قبائلی صورت حالات میں عمومی اصلاح کے باوجود حالات بدستور اضطراب انگیز ہیں۔ اور توری خیل اور بنوں کی سرحد کے احمد زئی وزیریوں پر جو روز افزوں دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس کے نتائج کا انتظار ہے۔ موسم سرما کی آمد اور ماہ رمضان کی وجہ سے نومبر کا مہینہ نسبتاً سکون سے گذر گیا۔ جنگجو قبائل کی طرف سے جو اقدامات عمل میں آئے۔ وہ چند گروہوں تک محدود تھے۔ جو فقیر ایپی سے تعلق رکھنے والے لیڈروں کی زیر ہدایات مصروف عمل رہے۔ دسمبر کے مہینہ میں جنگجو قبائل کی سرگرمیاں اور بھی کم ہو گئیں۔ البتہ عارضی طور پر جنوبی وزیرستان میں قدرے سرگرمی کا اظہار ہوا جنوری میں قبائلی سرگرمیوں میں قدرے اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ یہ سرگرمیاں جنگ چپاول کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور چھاپے مارنے کی وارداتیں از سر نو شروع ہو گئی ہیں۔ یہ سرگرمیاں خصوصیت کے ساتھ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جاری ہیں۔

سبھاش بابو دوبارہ کانگرس کے صدر منتخب ہو گئے

۲۹ جنوری کو ہندوستان بھر کے کانگرس ڈیلیگیٹوں کی طرف سے ترپوری کانگرس کے صدر کا انتخاب ہوا۔ اور باوجود ورکنگ کمیٹی کی شدید مخالفت کے بابو سبھاش چندر بوس کو ڈاکٹر سیتا رامیہ پٹا بھی کے مقابلہ میں زیادہ ووٹ حاصل ہوئے۔ اور وہ تقریباً ۲۰۰ ووٹوں کی کثرت سے کامیاب ہوئے۔ کل ووٹ ۲۲۰۸ پڑے۔ جن میں سے ۱۵۸۰ سبھاش بابو نے اور ۱۳۷۵ ڈاکٹر سیتا رامیہ نے حاصل کئے۔ صوبہ بنگال کے تقریباً ۵۰۰ ووٹوں میں سے ۴۰۰ سبھاش بابو کو ملے۔ بنگال پنجاب یوپی تامل نیڈو۔ کیرالہ۔ برما۔ مدراس۔ دہلی اجمیر مارواڑ۔ کرناٹک۔ آسام کے صوبوں کی اکثریت نے سبھاش بابو کے حق میں ووٹ دیئے اور برار۔ اتکل۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ اندھرا۔ بہار۔ سندھ۔ بمبئی سٹی۔ ناگپور۔ صوبہ سرحد اور مہاراشٹر کے صوبوں کی اکثریت ڈاکٹر سیتا رامیہ کے حق میں تھی۔

کانگرس کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا موقع ہے۔ جب انڈین نیشنل کانگرس کے انتخاب کے سلسلہ میں اس قدر سخت مقابلہ ہوا۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کے اس اعلان نے کہ وہ مقابلہ سے دستبردار نہیں ہونگے۔ اور دوسری طرف کانگرس ہائی کمانڈ کے اصرار نے کہ صدر کانگرس کا انتخاب اتفاق رائے سے ہونا چاہیئے اور ڈاکٹر سیتا رامیہ کو صدر منتخب کیا جائے اس مقابلہ میں بہت دلچسپی پیدا کر دی تھی۔

ضلع حصار میں قحط زدوں کے مصائب

ضلع حصار کے علاقہ میں قحط سالی کی وجہ سے جس قدر مصیبت نازل ہو رہی ہے۔ اسے دیکھ کر کوئی پتھر دل بھی آٹھ آٹھ آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جدھر دیکھو اس علاقہ کے مرد و زن قحط سالی سے دیوانے ہو کر وحشیوں کی طرح بھاگے پھرتے ہیں۔ نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے نہ پینے کے لئے پانی کا گھونٹ کہیں سے میسر آتا ہے۔ پھر سخت سردی کے ایام میں تن ڈھانکنے کے لئے کوئی چیتھڑا تک نہیں۔ بچوں کی حالت اور بھی بدتر ہے۔ گویا زندگی اور موت کے درمیان ایک جنگ ہو رہی ہے۔ جدھر نظر کرو چٹیل میدان ڈراؤنی صورت میں نظر آتا ہے۔ کیونکہ پانی کے بغیر سب درخت سوکھے ہوئے ٹنڈ کی شکل میں کھڑے ہیں۔ جن کی چھال تک اتار لی گئی ہے۔ آٹھ آٹھ میل کے فاصلے سے پینے کے لئے پانی لانا پڑتا ہے۔ جانوروں کے لئے پانی تو ناممکنات سے ہے پھر مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ چیچک اور انفلوائنزا کی شدت ہے گویا اگر کوئی مرد۔ عورت یا بچہ بھوک پیاس اور سردی کی وجہ سے بچا ہوا ہے یا اس پر کم اثر ہے تو وہ چیچک کے شکنجہ میں گرفتار ہے اور اگر اس سے کسی کو بچاؤ ہے تو وہ انفلوائنزا کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔

غرض قحط سالی اور اس کے ساتھ ان مختلف امراض کی وجہ سے ایک کہرام مچا ہوا ہے۔

اس موقعہ پر اس علاقہ کی امداد کے لئے گورنمنٹ نے ۲۵ / ۲۶ کیمپ کھولے ہوئے ہیں جن میں اندازاً اسی ہزار آدمی یومیہ آتے ہیں۔ ان سے مختلف کام لئے جاتے ہیں یعنی ریت کے ٹیلے اکھڑوا کر راستے بنانا تالاب کھدوانا۔ وغیرہ۔ لوگ اپنے اپنے علاقہ کے کیمپ میں آ کر کام کرتے ہیں۔ ہر مرد کو ۵ پیسے اور عورت کو ۳ پیسے یومیہ کام کی اجرت دی جاتی ہے۔ جو مرد اور عورتیں کام کے نااہل ہوں اور ان کے رشتہ دار وہاں کام کرتے ہوں۔ ان کو ۲ پیسے اور چھوٹے بچوں کو خواہ وہ دودھ پیتے ہوں۔ ایک ایک پیسہ یومیہ دیا جاتا ہے یہ اجرتیں ان کی خوراک کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ گندم کا بھاؤ ۱۳ سیری روپیہ رکھا ہے۔

انسانوں کے علاوہ گورنمنٹ نے جانوروں کے لئے بھی امداد کا بندوبست کر رکھا ہے جو قابل شکریہ ہے لیکن چونکہ بعض جگہوں پر اس امداد کو ناجائز طور پر استعمال کیا جا رہا ہے اس لئے ضروری ہے۔ حکومت کو اس سے مطلع کر دیا جائے۔ تاکہ ان کی یہ قابل قدر امداد صحیح طور پر مستحقین کو حاصل ہو۔ گورنمنٹ نے زمین کے مالکوں کے مویشیوں کے لئے تقاوی یعنی قرض چارہ دینے کا انتظام کیا ہے۔ بیل کے لئے ۵ من بھوسہ اونٹ کے لئے ۷ من ماہانہ۔ لیکن گائے۔ بھینس اور بھیڑوں کے لئے کوئی چارہ نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ ان کی نسل ہندوستان بھر میں مشہور ہے اور اس کا باقی رکھنا کسی توجہ دلانے کی ضرورت کا مقتضی نہیں تھا۔ اور پھر یہ تقاوی ان لوگوں کی تصدیق پر ملتی ہے جن کو بعض لوگوں سے رنجش ہوتی ہے یعنی ذیلدار اور نمبردار

ڈرائینگ ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک باقاعدہ ٹرینڈ ڈرائینگ ماسٹر کی ضرورت ہے جو ہائی کلاس کو انگریزی میں بھی ڈرائینگ کا کام پڑھا سکے انگریزی دان آدمی کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں مع نقول سندات ہیڈ ماسٹر کے نام فروری ۲۵ سنہ کے آخر تک پہنچ جائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

ہیڈ ماسٹر

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائینگے۔ فرزند علی عفی عنہ سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان

وصیت نمبر ۵۳۰۷

منکہ سراج دین ولد شیخ قطب دین قوم آخوند پیشہ خیاطی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن ۱۱/۱۰ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) موضع کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں میری ایک دوکان پختہ و خام جس کا حدود اربعہ جانب شمال بازار جانب جنوب گلی جانب شرق دکان دلو مہرا۔ جانب غرب دکان باوا دتہ مل مہاجن و ایک مکان رہائشی پختہ دو منزلہ جس کا حدود اربعہ جانب شمال مکان حبیب اللہ و خلیل احمد برادر زادگان جانب جنوب مکان نواذ مہرا جانب شرق مکان حاجی عبد العظیم برادر حقیقی۔ جانب غرب راستہ شارع عام۔ اور ایک حویلی مال مویشی پختہ و خام۔ جس کا حدود اربعہ جانب شمال مکان نبی بخش موچی۔ جانب جنوب راستہ شارع عام۔ جانب مشرق دوکان ابراہیم نواب اللہ رکھا موچی۔ جانب غرب سفید زمین شاملات دیہہ۔ ان ہر سہ مکان کی قیمت تخمیناً مبلغ دوہزار روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) چک ۱۵۹ تحصیل خانیوال ضلع ملتان موازی ۴۶ مرلہ اراضی شراکت دیگر حصہ داران مالک موروث ہوں۔ جس میں مظہر ۱/۴ حصہ کا مالک موروث ہے تاحال ملکیت حاصل نہیں کی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں تاوقتیکہ ملکیت حاصل کروں اسکی پیداوار سے بعد وضع معاملہ ہر قسم سرکار ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا (۳) سلائی کا کام کرتا ہوں اسکی آمدنی کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اسلئے جو آمدنی ہوگی اسکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا (۴) فقرہ ۱ و ۲ کے علاوہ اسوقت میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مظہر اپنی کوئی جائیداد پیدا کرے یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ (۵) اگر کوئی رقم قیمت جائیداد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرونگا۔ تو میرے مرنے کے بعد رقم داخل شدہ منہا کرکے باقی میری جائیداد سے وصول کرنیکا حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہوگا (۶) میری وفات کے بعد میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ العبد سراج دین موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد علی سیکرٹری تبلیغ بقلم خود چک ۱۱/۱۰ گواہ شد۔ باغ دین نمبردار نائب ذیلدار سیکرٹری مال انجمن احمدیہ موصی ۱۸۹۵ء چک ۱۱/۱۰

پریم

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تیری
وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں
جس جا پہ تیرا ذکر ہو ذکر خیر ہی
نام تیرا لیں تو ادب سے لیا کریں

ناظرین:- ہمارے خاندان کے صدری نسخہ جات سے مخلوق خدا کا بھلا ہوا ہے۔ اس لئے میں مخلوق خدا کی بہتری اور بہبودی کے لئے پریم نامی طاقت کی گولیوں کا اشتہار دیتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بوڑھے۔ جوان۔ کمزور طاقتور اور نوجوان شہ زور بن گئے۔ جوانی کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہیں۔ ان کے استعمال سے دل۔ دماغ اعصاب اور معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ طاقت کو بڑھانے کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔ ان گولیوں سے دل کی دھڑکن۔ سر کے چکر۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا۔ اور سستی وغیرہ دور ہو کر فرحت اور زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا اثر دیرپا اور مستقل ہے۔ پوری خوراک کی قیمت ۷ (سات روپے) علاوہ محصول ڈاک۔ قیمت نمونہ دو روپیہ۔ **نوٹ** اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس دی جائے گی۔

چند تازہ سرٹیفکیٹ- جناب علی بہادر صاحب وارشیب کلاکو تحریر فرماتے ہیں کہ میں عرصہ ۵ سال سے زیادہ بیماری میں مبتلا تھا۔ کافی سے زیادہ حکیموں اور ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم نور محمد صاحب جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں تمام شکایات دور ہو گئیں۔ خدا تعالے انہیں جزائے خیر دے (۲) بڈھا سنگھ ولد جواہر سنگھ موضع بھیلو وال ضلع امرتسر (۳) مولوی محمد صالح صاحب مولوی فاضل امام مسجد حاجی کیمپ کراچی (۴) داؤد خاں ملازم انڈین نیوی جہاز کلائو (۵) محمد خاں ولد نبی بخش جمعدار پولیس منگا پیر (۶) مولوی فاضل عبد القادر ریاست لیس بیلہ (۷) غلام حسین ملازم جناب سید محبوب شاہ فارسی کونسلر۔ حکیم نور محمد صاحب جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں قابل تعریف ہیں۔ ہم بزرگ اور عزیز بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ آپ بھی ان پریم نامی گولیوں سے فائدہ اٹھائیں۔ **نوٹ:-** اس کے علاوہ ناسور داد۔ آتشک۔ سوزاک۔ جلی پھوڑا۔ ختنہ کی مرہم۔ اور جنبل وغیرہ کا بھی علاج کیا جاتا ہے

ملنے کا پتہ:- مینجر حکیم نور محمد ولد مولوی کرم الٰہی احمدیہ شفاء گھر لی مارکیٹ اڈا منگا پیر کراچی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۲۹ جنوری۔ یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی کی صدارت پنڈت جواہر لال نہرو نے منظور کر لی ہے۔ آپ نے اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ گرمیوں سے پہلے پہلے دنیا کو جنگ میں کودنا پڑے گا۔ اور چند ہی ہفتوں میں ہندوستان میں شدید الجھنیں پیدا ہونے والی ہیں۔

بمبئی ۲۹ جنوری۔ مسٹر جناح نے وزیر اعظم برطانیہ کو تار دیا ہے کہ لنڈن کی فلسطین کانفرنس میں مسلم لیگ کو بھی نمائندگی دی جائے۔ آپ نے تحریک کی ہے کہ ۸ فروری کو سب جگہ جلسے کر کے اس مضمون کے تار وزیر اعظم کو ارسال کئے جائیں۔

راجکوٹ ۲۹ جنوری۔ ریاست میں ایمرجنسی پریس ریگولیشن نافذ کر دیا گیا ہے اور پریس کو حکم دیا گیا ہے کہ اس ایجی ٹیشن کے متعلق کوئی چیز شائع نہ کرے۔

کلکتہ ۲۹ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے صدر منتخب ہونے پر اپنے ووٹروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میری کامیابی دراصل فیڈریشن کے مخالفوں کی کامیابی ہے۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ میں بعض اہم تبدیلیاں ظہور میں آئی ہیں۔ مسٹر میکڈانلڈ کی جگہ سر طامس انسکپ کو وزیر نو آبادیات مقرر کیا گیا ہے۔ لارڈ ونٹرٹن وزارت سے علیحدہ ہو کر پے ماسٹر جنرل مقرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح وزیر زراعت بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔

جبل الطارق ۲۹ جنوری۔ جنرل فرینکو کی افواج برابر بڑھ رہی ہیں۔ اور اس وقت بارسیلونا سے ۵۰ میل تک کا شمالی علاقہ ان کے قبضہ میں آ چکا ہے۔

برلن ۲۹ جنوری۔ جرمنی کے ایک فوجی افسر نے اعلان کیا ہے کہ معاہدہ میونک کے بعد فرانس۔ برطانیہ اور روس نے اپنی فوجی طاقت میں نمایاں اضافہ کر لیا ہے اور اس وقت ان تینوں ملکوں کے پاس دو کروڑ فوج موجود ہے۔ اور یورپ میں جو خطرناک جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ان کی ذمہ داری معاہدہ وارسیلز مرتب کرنے والوں پر ہے۔

علی گڑھ ۲۹ جنوری۔ اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی وائس چانسلر صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے تردید کی ہے کہ طلباء نے نمائش پر حملہ کر دیا۔ اور پولیس چوکی کو آگ لگا دی۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ واقعہ یہ ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے طلباء کو سیوا سمتی سکاؤٹوں نے نمائش میں جانے سے روکا اور پولیس نے بھی آ کر ان کی تائید کی جس کے نتیجہ میں فساد ہو گیا۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ برمنگھم میں ایک تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ نے کہا۔ کہ برطانیہ اور اٹلی کے خوشگوار تعلقات اور مسولینی کے تعاون کے بغیر دنیا میں امن کا قیام مشکل ہے۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے دنیا کو طاقت سے دبانے کو جو چیلنج دیا ہے۔ وہ امن کے لئے سخت خطرناک ہے اور جمہوری طاقتیں اس کا مقابلہ کریں گی۔ ابھی دنیا کے حالات ایسے نازک نہیں ہوئے۔ کہ انہیں باہمی گفت و شنید کے ذریعہ طے نہ کیا جا سکے۔ نیز کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ ہمیں ملک کی آمدنی کا حصہ کثیر جنگ کی تیاریوں میں صرف کرنا پڑتا ہے۔

پیرس ۲۸ جنوری۔ حکومت فرانس نے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کہ سپین سے بھاگ کر آنے والوں میں سے تمام تندرست اور معاشی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو واپس سپین بھیج دیا جائے۔ پناہ گزینوں نے احکام کے خلاف احتجاج کیا اور کہا کہ ہم واپس جانے پر موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو آ چکے ہیں ان کو واپس نہ کیا جائے۔ لیکن نئے لوگوں کو داخل نہ ہونے دیا جائے۔

پیرس ۲۸ جنوری۔ سپینی پناہ گزینوں کے لئے سرحد پر ایک بین الاقوامی علاقہ قائم کرنے کی جو تجویز حکومت فرانس نے کی تھی۔ جنرل فرینکو نے اس کی سخت مخالفت کی ہے۔

رنگون ۲۸ جنوری۔ عورتوں کے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ غیر برمی مردوں سے برمی عورتیں شادی نہ کریں نیز برطانوی مال کا بائیکاٹ کیا جائے اور موجودہ وزارت کو توڑنے کے لئے تمام ممکن ذرائع استعمال کئے جائیں۔

مدراس ۲۸ جنوری۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دیہاتی افسر کسی سیاسی انجمن میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جموں ۲۸ جنوری۔ مسلم کانفرنس جموں کوشش کر رہی ہے کہ ذمہ دار حکومت کے مطالبہ میں ہندو اور سکھ مجالس کا تعاون حاصل کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے ایک مشترکہ کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا جا رہا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اور سکھ اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جب تک کہ ہندوستان کے ہندو لیڈروں کا مشورہ نہ لے لیں۔

مدراس ۲۸ جنوری۔ مسٹر سرینواس آئینگر نے جو کانگرس کے صدر بھی رہے ہیں۔ مگر اب علیحدہ تھے۔ دوبارہ کانگرس میں شریک ہو کر فیڈریشن سکیم کا مقابلہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۸ جنوری۔ مقامی ہندوؤں نے قبائلی حملوں کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال منائی اور جلوس نکالے زبردست تقریریں کی گئیں۔ جن میں کہا گیا کہ ہمیں کانگرسی گورنمنٹ کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس گورنمنٹ کی ضرورت ہے جو ہمارے مال و جان کی حفاظت کر سکے۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ سر عبد اللہ ہارون کے زیر اہتمام مسلم لیڈروں کی جو کانفرنس یہاں منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ تحریک پاکستان کے متعلق پبلک کی رائے لی جائے۔

کانپور ۲۹ جنوری۔ یہاں سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر ای۔ آئی۔ آر پر ایک ریلوے انجن پٹڑی سے اتر گیا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ اس ریلوے پر اس قسم کی وارداتیں آج کل بہت ہو رہی ہیں۔

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ حکومت مصر ہوائی جہازوں کی ساخت کا ایک کارخانہ جاری کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے اور برطانیہ سے ماہرین فن بلائے گئے ہیں۔

ناگپور ۲۹ جنوری۔ ودیا مندر سکیم کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے جو سول نافرمانی کی تحریک جاری کی گئی ہے۔ اس کے قائد نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہ ہوں۔ یہ تحریک جاری رہے گی۔

دہلی ۲۹ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انڈین پولیس میں داخلہ کا امتحان یکم ستمبر کو الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ پٹنہ اور پشاور میں منعقد ہو گا۔

پیرس ۲۹ دسمبر۔ سپین میں جنرل فرینکو کی روزافزوں کامیابی سے پیدا ہونے والے خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگر سپین کی صورت حالات میں تبدیلی نہ ہوئی۔ تو فرانس غیر جانبدار نہیں رہے گا۔ بلکہ حفاظتی تدابیر اختیار کرے گا۔

ٹوکیو ۲۹ جنوری۔ اس خیال سے کہ چلی میں زلزلہ کے مصیبت زدگان کے لئے امدادی رقوم بھیجنے میں دقت نہ ہو۔ حکومت جاپان نے غیر ممالک کو روپیہ بھیجنے پر عائد شدہ پابندیوں کو دور کر دیا ہے۔

نیویارک ۲۹ جنوری۔ نیویارک کے مختلف پوسٹ آفسز میں عورتوں کو جرابیں سپلائی کرنے کا کام بھی شروع کیا گیا ہے ٹیلیفون پر سائز اور رنگ وغیرہ کی تفاصیل کے ساتھ آرڈر آنے پر جرابیں گاہکوں کے مکانوں پر پہنچا دی جاتی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سے محکمہ کو کافی فائدہ ہو رہا ہے۔

بمبئی ۲۹ جنوری۔ سیٹھ جمنا لال بجاج ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی آج رات کو بذریعہ فرنٹیر میل براستہ دہلی جے پور کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ یکم فروری کو ریاست کی حدود میں داخل ہو کر دربار کے حکم امتناعی کی خلاف ورزی کریں گے۔ سیٹھ جمنا لال بجاج آج واردھا میں گاندھی جی سے جے پور کے متعلق تبادلہ خیالات کر کے آئے تھے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی